احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

ہفتہ 25 اپریل 1998ء 27 ذی الحجہ 1418ھ 25 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 88

میرا مزاح بھی سچا ہے

کسی بات پر لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔ حضور! آپ بھی کبھی کبھی ہم سے مزاح کر لیتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ میں حق کے سوا کچھ اور نہیں کہتا یعنی میرے مزاح میں خوش مزاجی کے علاوہ حکمت سچائی، بھلائی بھی ہوتی ہے جس کی طرف متوجہ کرنا مقصد ہوتا ہے۔ (ترمذی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں۔ دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ اس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔ شیطان انسان کا پورا دشمن ہے (کلام الٰہی) میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے۔ اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر خوش نہیں۔ اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ وہ ابتداء سے بدی کرتا چلا آیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے۔ لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

دوسروں کے آرام کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب - امام جماعت احمدیہ الاول)

عقائد کا حال خدا ہی کو معلوم ہے۔ دل کی باتیں تو وہی جانتا ہے۔ (-) مگر یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ انسان کے دل کا جوش قوئ پر ضرور جلوہ گری کرتا ہے۔ کون ہے جو یہ جانتا ہو کہ آگ جلاتی ہے اور پھر اس میں ہاتھ ڈال دے۔ کون گڑھے میں عمداً گر سکتا ہے۔ روٹی کو بھوک کا علاج جانتے ہو اور پیاس کا علاج پانی جانتے ہو تو بھوک کے وقت روٹی اور پیاس کے وقت پانی پیتے ہو۔ پھر جب کوئی انسان یہ اصول مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے تو پھر قیاس کرے کہ ان اسماء حسنیٰ کو مان کر بھی بدمعاشیوں اور بدکاریوں کے ارتکاب میں کیوں دلیری کرتا ہے۔ ہندو، دہریہ، سکھ، آریہ، عیسائی وغیرہ قسم قسم کی مخلوق موجود ہے اور ان کے اخلاق ظاہری اور افعال و اعمال دیکھ لو اور پھر اپنے افعال و اعمال کا معائنہ کرو۔ تم میں تو خاص نعمت اتری تھی اور پھر اس کی تکمیل ہوئی تھی اب اس نعمت کے لینے کے بعد اور قوموں میں اور تم میں کیا امتیاز ہوا؟ (-)

دوسرے کی عزت و آبرو دوسرے کے آرام و چین کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو۔ مگر جب اپنے آپ ہی کو غفلت میں ڈال رکھا ہے تو دوسرے کی بہتری کی کیا امید!!! کرتے نفاق ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ نعمتیں ملیں جو اتفاق میں ہیں۔ جہالت میں پڑے ہیں اور چاہتے ہیں کہ علم کی عزت و آبرو ملے۔ غفلت میں سرشار ہیں اور ہوشیاری کی لذت کے خواہاں۔ علم ہاں صحیح علم کے مطابق عمل نہیں کرنا چاہتے۔ مگر اجر وہ لینا چاہتے ہیں وہ عاملین کو ملتے ہیں۔ مکہ کے کفار کہتے تھے کہ ہم پر رسولوں والی بات کیوں نازل نہیں ہوتی۔ بہت سے تم میں سے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہم (-) کیوں نہیں بنتے۔ ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ ہم کیوں آسودہ حال نہیں ہوتے۔ مگر یہ بتلاؤ کہ کتاب اللہ کے مطابق عمل درآمد کرنے میں تم نے کس قدر محنت اٹھائی ہے۔ انصاف تو یہی ہے کہ جس قدر روپیہ اور عمر کو رسوں کے پورا کرنے میں صرف کیا ہے۔ کیا کلام الٰہی کے مطالب پر اطلاع پانے اور اس کو دستور العمل بنانے میں اس سے آدھا بھی کیا ہے؟ خدا کے حضور بخیلی نہیں۔ اس کے اسماء میں بخل نام کو نہیں۔ پھر یہ محرومی کیوں؟ یہ سچی بات یہ ہے (-) اللہ تعالیٰ نے تو کسی کی جان پر ظلم نہیں کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ لوگ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرو۔ (از خطبہ 21-اپریل 1899ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

ہفتہ 25- اپریل 1998ء

6-20 صبح - خطبہ 24-اپریل (دوبارہ)
12-15 دوپہر - طبی معاملات
3-00 سہ پہر - ڈاکومنٹری - جلسہ سالانہ کی برکات
3-35 سہ پہر - سیرت حضرت قاضی محمد عبداللہ بھٹی صاحب

اتوار - 26 اپریل 1998ء

11-10 دوپہر - خطبہ 24-4-1998
12-20 دوپہر - مجلس سوال و جواب 20-5-95
2-30 دوپہر - اردو کلاس
4-35 دوپہر - چینی زبان سیکھئے۔

ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ تمام امراء اضلاع مرکز میں بیس روزہ ٹیچر ٹریننگ کلاس کے لئے کلام الٰہی سیکھنے کا شوق رکھنے والے احباب کو ربوہ بھجوائیں۔ یہ کلاس 3 مئی سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔ جو احباب ناظرہ جانتے ہیں انہیں کلام الٰہی صحیح تلفظ کے ساتھ سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایسے ہی کلام الٰہی کے (عربی اسباق کے مدد سے) ایک پارہ کا ترجمہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

امید ہے کلام الٰہی سیکھنے کا شوق رکھنے والے احباب اس کلاس میں شامل ہونے کی ابھی سے تیاری فرمائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم (-) وقف عارضی)

اندر کے صفحات پر

☆ حکایات سعدی — صفحہ 2
☆ مجلس عرفان — صفحہ 3
☆ ایک پیارے خزانے کی تلاش — صفحہ 4
☆ نیال - ایک طاقت اور صداقت — صفحہ 4
☆ قابل غور — صفحہ 5
☆ حقیقی اور دائمی جمال — صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ۔ محمد شکراللہ

دلچسپ اور نصیحت آموز

حکایاتِ سعدیؒ

احسان کے ذریعہ دلوں کا شکار کرو

شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ میں کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نوجوان کو دیکھا جو ایک بکری کی رسی پکڑے ہوئے تھا۔ اور بکری اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ رسی کی برکت ہے ورنہ یہ بھاگ جاتی۔ نوجوان نے اس کی رسی کھول دی اور دائیں بائیں چلنا شروع کر دیا۔ وہ جدھر کا رخ کرتا بکری بدستور اس کے پیچھے پیچھے جاتی۔ میں نے تعجب کا اظہار کیا تو نوجوان نے کہا۔

"میرے بزرگ رسی اس کو میرے پیچھے نہیں لائی۔ بلکہ احسان کا پھندا اس کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ جو اس کو کہیں بھاگنے نہیں دیتا۔ آپ کو معلوم نہیں کہ یہ روزانہ میرے ہاتھ سے جو اور سبز چارہ کھاتی ہے۔"

بداں را نوازش کن اے نیک مرد
کہ سگ پاس دارد چو نانِ تو خورد

اے نیک آدمی بروں پر مہربانی کر۔ کتا جب تیری روٹی کھاتا ہے تو تیری حفاظت کرتا ہے۔

دکھ دینے والے سے لوگ ہمیشہ نفرت کرتے ہیں

بچھو سے لوگوں نے پوچھا کہ تو جاڑے میں باہر کیوں نہیں نکلتا۔ اس نے جواب دیا کہ گرمیوں میں میری کون سی عزت ہوتی ہے کہ جاڑے (سردیوں) میں بھی باہر نکلوں۔

بدحالی میں ہمت نہ ہارو

ایک آدمی چلتے چلتے بہت تھک گیا اور راستے میں بیٹھ کر رونے لگا کہ مجھ سے بڑھ کر مسکین کون ہوگا جسے سواری کی توفیق بھی نہیں ایک دانا نے سن کر کہا اے بے تمیز کیوں ناشکری کرتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ خدا نے تجھے سواری کی توفیق نہیں دی لیکن اس نے تجھے گدھا بھی تو نہیں بنایا کہ لوگ تجھ پر سوار ہوں اور بوجھ لادیں۔

ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے رہو

چوکیدار نے ایک چور کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے قید خانے میں ڈال دیا۔ وہ ساری رات بڑے کرب میں مبتلا رہا۔ اسی حالت میں اس کے کان میں کسی شخص کے رونے کی آواز آئی جو اپنی تنگ دستی پر خدا سے شکوہ کر رہا تھا۔ چور نے پکار کر کہا کہ اے بھائی جا خدا کا شکر کر ہاتھ تنگ ہیں تو کیا ہوا میری طرح بندھے ہوئے تو نہیں۔

مکن نالہ از بے نوائی بسے
چو بینی زِ خود بے نوا تر کسے

بے سامانی کی وجہ سے زیادہ نہ رو جب کہ اپنے سے زیادہ کسی کو بے سامان دیکھ لے۔

کسی کی شکل و صورت پر طعنہ زنی نہ کرو

ایک شخص کا رنگ سیاہ تھا ایک دن کسی نے اس کی سیاہ رنگت پر پھبتی کسی۔ اس نے اسے ایسا دندان شکن جواب دیا کہ وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا کہا کہ۔

نہ من صورتِ خویش خود کردہ ام
کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام
ترا بامن از زشت رویم چہ کار
نہ آخر منم زشت و زیبا نگار

میں نے اپنی صورت خود نہیں بنائی ہے تو اسے میرا عیب گن رہا ہے گویا میں نے کوئی بُرا کام کیا ہے تجھے میری بدصورتی سے کیا مطلب آخر بُرے اور اچھے نقش بنانے والا میں تو نہیں ہوں۔

روزی کے معاملے میں اللہ پر بھروسہ رکھو

ایک شیر خوار بچے کے دانت نکل رہے تھے اور اس کا مفلس باپ اس فکر میں غلطاں تھا کہ اس بچے کے لئے روزی کہاں سے لاؤں گا۔ یہ تو انسانیت سے بعید ہے کہ اس کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں اس نے یہ بات اپنی بیوی سے کہی اس بلند ہمت خاتون نے کیا خوب جواب دیا۔

مخور ہول ابلیس تا جاں دہد
ہماں کس کہ دندان دہد نان دہد

شیطان تمہارے دل میں وسوسہ ڈال رہا ہے کہ بچہ بھوک سے مر جائے گا۔ اس کی بات سن کر گھبراؤ نہیں اور یاد رکھو کہ جس نے دانت دئے ہیں وہی روزی بھی دے گا۔

بدمزاج دوکاندار کا شہد بھی کڑوا ہوتا ہے

ایک ہنس مکھ اور خوش اخلاق آدمی شہد کا کاروبار کرتا تھا۔ لوگ اس کی خوش مزاجی اور میٹھی باتوں پر ایسے فریفتہ تھے کہ اس کا شہد ہاتھوں ہاتھ بک جاتا۔ یہاں تک کہ اگر وہ زہر بھی اٹھا لایا تو لوگ اس کو شہد سمجھ کر کھا جاتے۔

ایک بدمزاج آدمی اس کے کاروبار کی ترقی کو دیکھ کر جلتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اس کے شہد میں کون سا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے چلو ہم بھی یہی دھندہ شروع کرتے ہیں چنانچہ اس نے بھی شہد کا کاروبار شروع کر دیا۔ لیکن اس کی ترش روئی کو دیکھ کر لوگ نزدیک بھی نہ پھٹکتے تھے سارا دن گلی کوچوں میں ہانک لگاتا رہا لیکن ایک گاہک بھی نہ آیا رات کو تھک ہار کر خالی ہاتھ گھر گیا اور بیوی سے کہنے لگا میرے شہد میں معلوم نہیں کیا خرابی ہے کہ کوئی خریدتا ہی نہیں۔ بیوی نے ہنستے ہوئے جواب دیا

عسل تلخ باشد ترشروئے را

تلخ مزاج آدمی کا شہد بھی تلخ ہوتا ہے۔

چشمِ بد کا علاج

ایک دیہاتی کا گدھا مر گیا۔ اس نے اس کا سر اپنے انگوروں کے باغ میں لٹکا دیا تاکہ انگور نظر بد سے محفوظ رہیں۔ ایک جہاندیدہ بوڑھا وہاں سے گزرا۔ اس نے ہنس کر کہا کہ اے بیٹے یہ گدھا زندگی میں تو اپنے سر اور کان کو ڈنڈوں سے نہ بچا سکا۔ مرنے کے بعد وہ بھلا تیرے باغ کو چشمِ بد سے کیا بچائے گا۔

چہ داند طبیب از کسے رنج برد
کہ بے چارہ خواہد خود از رنج مرد

وہ طبیب کسی کے مرض کا کیا علاج کرے گا جو خود مرض سے مرا جاتا ہے۔

دنیا دل لگانے کی جگہ نہیں ہے

ایک صاحب دل نے ایک چھوٹا سا معمولی مکان بنوایا کسی نے اس سے کہا کہ آپ تو صاحب حیثیت تھے اس سے بہتر مکان بنوا سکتے تھے۔ اس نے کہا بھائی اس قصے کو چھوڑو۔ انسان ہر وقت پابرکاب ہے یہ زمین مکان وغیرہ سب یہیں پڑے رہ جائیں گے۔

نہ از معرفت باشد و عقل ورائے
کہ بربرہ کند کاروانِ سرائے

عقل اور رائے اور دانائی کی یہ بات نہیں ہے کہ مسافر راستہ میں گھر بنا کر بیٹھ جائے۔

حسد سے بدبختی دور نہیں ہوتی

میں نے ایک خشک دماغ آدمی کو دیکھا جو ایک صاحب مرتبہ کی عیب جوئی کر رہا تھا میں نے کہا اے جناب اگر آپ بدبخت ہیں تو نیک بخت انسان کا کیا قصور ہے؟

ooo

ہم کو تجھ سے ہے پیار پشتوں سے
تجھ سے رشتہ ہے چار پشتوں سے

ہے محبت بغیر شرطوں کے
بس یہی اعتبار پشتوں سے

بے جہت فکر سے نجات ملی
ہے سکون و قرار پشتوں سے

راستہ پتھروں کا، کانٹوں کا
خود کیا اختیار پشتوں سے

اپنے ہی دم قدم سے ہے آباد
عشق کی رہگذار پشتوں سے

ہم نے سونپا انہیں بہ رطیب دلی
اپنا ہر اختیار پشتوں سے

آنے والا تو آچکا قدسیؔ
جس کا تھا انتظار پشتوں سے

عبدالکریم قدسیؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورۂ آسٹریلیا-29- ستمبر83ء

مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

جانوروں کی قربانی پر اعتراض

ایک خاتون کے اس سوال پر کہ جانوروں کی قربانی کے پیچھے کون سا فلسفہ کار فرما ہے۔ عیسائی اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان انسانی قربانی میں تو ایمان نہیں رکھتے لیکن جانوروں کی قربانی کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ حضرت صاحب نے اس کا جواب بھی بڑی تفصیل سے دیا۔ آپ نے فرمایا کوئی پڑھا لکھا عیسائی تو یہ اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ دنیا کے ہر مذہب میں جانوروں کی قربانی کا حکم ہے۔ یہودیت میں نہ صرف جانوروں کی قربانی کی تعلیم دی گئی ہے بلکہ سوختنی قربانی کا حکم دیا گیا ہے یعنی صرف جانوروں کی قربانی پر زور نہیں ہے بلکہ اس کو جلا کر پیش کرنے پر زور دیا ہے جو کہ قابل فہم بات نظر نہیں آتی۔ اسلام تو کہتا ہے قربانی کرو اور اس طرح قربانی کرو کہ انسان کے کام آئے اور غرباء بھی فائدہ اٹھائیں گویا اس کا ایک مقصد ہے لیکن سوختنی قربانی کرنے اور آگ میں جلانے کا کیا مقصد ہے۔

پس اعتراض تو خود عیسائیوں کے دین پر پڑتا ہے نہ کہ دین حق پر۔ اس لئے یہ کہنا کہ عیسائیوں کو حق ہے دین حق پر اعتراض کرنے کا تو یہ تو غلط بات ہے اگر کوئی حقیقی اعتراض کا حق ہے تو مسلمانوں کو ہے۔ اسلام نے جانوروں کی قربانی کے جو مقاصد بیان کئے ہیں ان میں ایک یہ مقصد ہے کہ غریب کی خدمت ہو۔ اگر اسلام میں جانوروں کی قربانی نہ پائی جاتی تو آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں کہ غریب ممالک میں کتنے لوگ ایسے ہوتے جن کو گوشت کا منہ دیکھنا نصیب ہی نہ ہوتا ان کو معلوم ہی نہ ہوتا کہ گوشت کا مزہ کیسا ہوتا ہے لیکن جہاں مسلمان ہیں اور جانوروں کی قربانی کرتے ہیں وہاں کوئی ایسا آدمی نہیں ملتا جس کے ہاں گوشت کسی نہ کسی رنگ میں نہ پہنچ جاتا ہو۔ سال میں صرف ایک دفعہ ہی نہیں بلکہ ہر روز ڈرانے والی خوابیں آئیں تو لوگ صدقے کے طور پر جانور کی قربانی کرتے ہیں جس کی وجہ سے غرباء کے ہاں گوشت پہنچتا رہتا ہے۔

قربانی کا گہرا فلسفہ

لیکن صرف یہی نہیں ہے میں اس کا اگلا حصہ بتاتا ہوں۔ قربانی کا جو حکم دیا گیا ہے اس کے پیچھے بڑی گہری فلاسفی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں بیان ہوئی ہے جس میں انسان کے لئے ایک پیغام ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے اس مضمون پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔(-)

حضرت (بانی سلسلہ) نے اس میں سمجھایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھایا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت اس کی تعبیر کی۔ آپ نے دل میں یہ سمجھا کہ خدا تعالیٰ انسانی قربانی اس رنگ میں تو نہیں مانگ سکتا۔ جس خدا کو میں جانتا ہوں وہ تو بڑا رحیم و کریم خدا ہے۔ یہ قرین قیاس نہیں ہے کہ وہ باپ کو کہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دے۔ اس لئے آپ نے خواب کی تعبیر کی اور تعبیر یہ کی اس بیٹے کو محض خدا کے لئے وقف کر دوں۔ بعض اور خوابوں کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ پیغام مل چکا تھا کہ خانہ کعبہ کو تم نے آباد کرنا ہے جیسا کہ (کلام الٰہی) سے ثابت ہے کہ ان کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر نو مقدر تھی۔ اس لئے بے حد ذہانت کے ساتھ انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ان دو چیزوں کو میں ملا دیتا ہوں۔ میں خانہ کعبہ کی بنیادوں کو تلاش کرتا ہوں کہ وہ کہاں تھیں۔ خانہ کعبہ تو پہلے سے بنا ہوا تھا البتہ وہ Ruins میں جا چکا تھا۔ آپ نے کہا میں اس کے قدیمی آثار کو تلاش کرتا ہوں اور وہاں ماں بیٹے کو خدا کے سپرد کر آتا ہوں کہ اے اللہ! یہ تیرے بیچارے ہیں اور تو ان کا والی ہے۔ اگر مارنا مراد ہے تیری' تو میری بات پوری ہو جائے گی اس بے آب و گیاہ وادی میں اس نے مرنا ہی مرنا ہے اور اگر میری تعبیر درست ہے تو تو اس کو بچائے گا اور اس سے دین کی خدمت لے گا اس لئے عملاً انہوں نے جان کی قربانی بھی دی لیکن خود ذبح نہیں کیا۔

قربانی کا اصل پیغام

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں یہ بات کھٹکتی رہی کیونکہ وہ حد سے زیادہ قربانی کرنے والے نبی تھے۔ انہوں نے خواب پوری بھی کر دی اور پھر بھی یہ بات دل میں کھٹکتی رہی کہ یہ کیا قصہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو موقف اختیار کیا وہ بڑا ہی باریک ہے۔ آپ کی فطرت کی لطافت کو دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ نے کہا بہت اچھا۔ اگر خدا کا یہی منشاء ہے کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کروں تو خدا یہ تو نہیں چاہتا کہ کسی سے زبردستی قربانی لی جائے اس لئے مجھے انتظار کرنا پڑے گا جب تک بچہ بڑا نہ ہو جائے اس وقت تک میں یہ کام نہیں کروں گا۔ یہ نیت لے کر بیٹھ گئے چنانچہ حضرت اسماعیل بڑے ہوئے اور فیصلے کے لائق ہوئے تو پھر انہوں نے ان سے پوچھا اور پوچھا بھی عجیب طریقے سے کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے تیرا کیا خیال ہے' اس خواب کا کیا مطلب ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواباً کہا(-) کہ اے میرے پیارے ابا۔ آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسی طرح پورا کریں (-) اللہ کے فضل اور اس کی مرضی کے ساتھ مجھے آپ صابر لوگوں میں سے پائیں گے۔ یہ تھی وہ اصل قربانی۔ باپ خدا کے لئے بیٹے کو قربان کر بھی چکا ہے پھر بھی تمنا پوری نہیں ہو رہی اور وہ مزید قربانی کے لئے آمادہ ہے اس وقت جب یہ واقعہ ہونے والا تھا خدا نے آپ کو یہ فرمایا کہ (-) کہ اے ابراہیم! تو خواب کو تو پہلے ہی پورا کر چکا ہے۔ تو دوبارہ کیا کر رہا ہے تیری پہلی تعبیر درست تھی تو تو پہلے ہی خواب کو پورا کر چکا ہے۔

پس اس واقعہ کی یاد دلانے کے لئے جانور کی قربانی دی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ خدا کے جو عظم الشان بندے ہوتے ہیں وہ خدا کی خاطر اپنے پیارے بیٹوں پر بھی چھری چلانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک رنگ میں خدا کی خاطر وقف کر کے ان کو مار دیتے ہیں پھر بھی ان کی تمنا پوری نہیں ہوتی وہ کہتے ہیں میرا جو کچھ ہے خدا کے لئے حاضر ہے۔ اس عظیم الشان واقعہ کی یاد دلانے کے لئے خدا نے جانور کی قربانی جاری فرمائی۔ جب ہم جانور کی گردن پر چھری پھیرتے ہیں تو خدا یاد کراتا ہے کہ جس طرح یہ جانور میرے حکم سے تم ذبح کر رہے ہو ویسے تمہارا کوئی حق نہیں۔ اگر تم سچے ہو اور میری خاطر کر رہے ہو تو جب میں تم سے جانوں کی قربانی مانگوں گا وہ بھی تمہیں دینی پڑے گی ورنہ تمہیں ان جانوروں کو تڑپانے کا کوئی حق نہیں۔ اتھارٹی میری ہے اس لئے ذبح کر رہے ہو جب میں کہوں گا تمہارے بیٹے چاہئیں تو پھر تم پیچھے ہٹ جاؤ اس کا تمہیں کوئی حق نہیں رہتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی میں یہ پیغام ہے جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

ذبح عظیم کی لطیف تشریح

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ ذبح عظیم میں ان قربانیوں کا پیغام ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیش ہونی تھیں۔ آپ نے فرمایا ہے لوگ بیچارے ناسمجھی سے یہ جو تشریح کرتے ہیں کہ ذبح عظیم سے مراد موٹا تازہ دنبہ تھا۔ بیٹا کیا چیز ہے اتنا عظیم الشان دنبہ تمہیں دے رہے ہیں اس کو ذبح کر دو تو یہ تو بڑی (غلط) تشریح ہے۔ آپ نے فرمایا ذبح عظیم سے مراد یہ ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ جانی قربانی لینی ہے لیکن ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ خدا کی خاطر عظیم الشان طور پر ذبح ہونے کا وقت آنے والا ہے۔ ایسی قوم آنے والی ہے جو خدا کی خاطر خود اپنی گردنیں پیش کر دے گی۔ ان پر چھریاں چلائی جائیں گی اور تلواریں چلیں گی لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹیں گے یہ واقعہ اس وقت ہو گا جب تیری یہ دعا پوری ہو گی کہ خانہ کعبہ میں اس رسول کو مبعوث فرما جو انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ نفس کرے۔ یہ ہے ذبح عظیم سے مراد۔

اس واقعہ کی یاد کی خاطر ہر سال جانوروں کی قربانیاں دی جاتی ہیں تاکہ ہر انسان کو یاد کرایا جائے کہ خدا نے اس قسم کی قربانی مانگی اور وہ دنیا میں دی گئی۔ اس سے پھر جانور کی قربانی کا رواج چلا۔ یہ اس قربانی کی اہمیت ہے اور اس کو بھی ضائع نہیں کیا یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ یہ قربانی بندوں کے کام آئی ہے اور جو اعتراض کرنے والے ہیں ان کی قربانیاں جل کر خاک ہو جاتی ہیں کسی کو بھی ان کا فائدہ نہیں ہوتا۔

قربانی کے گوشت کا صحیح مصرف

خاتون نے کہا کہ ویسے غریب ملکوں میں تو اس کا فائدہ ہے کہ غریبوں کو سال میں ایک دفعہ گوشت مل جاتا ہے لیکن جو لوگ امیر ہیں یا مثلاً آسٹریلیا میں اگر سارے مسلمان ہو جائیں اور ہر ایک آسودہ حال ہو تو پھر قربانیوں کے گوشت کا کیا مصرف ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا جس وقت یہ ہو گا اس وقت دنیا اتنی ترقی کر چکی ہو گی کہ قربانیوں کا سارا گوشت آسانی سے محفوظ کر کے غریب ملکوں کو بھیج سکے۔ خدا تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ اس کو ضائع نہ ہونے دو ورنہ تو بڑی بے حسی ہو گی کہ جانوروں پر چھریاں تو پھیر رہے ہوں گے لیکن انسان کی قدر ان کو نہیں ہو گی اس لئے اس وقت یہاں کے مسلمانوں کا فرض ہو گا کہ وہ قربانیوں کے گوشت محفوظ کر کے غریب ممالک کو مفت بھیجیں۔ غریبوں کو گوشت مہیا نہ کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ دنیا بھوکی مر رہی ہے کئی ممالک میں قحط سالی ہے مسلمان ممالک کو چھوڑ دیں۔ عیسائی لوگ جو اسلامی قربانی پر اعتراض کرتے ہیں ان کے اپنے بعض عیسائی ممالک ہیں جہاں لوگ گوشت کے لئے ترس رہے ہیں۔ عیسائیت کی خاطر جو لوگ مارے جا رہے ہیں ان کا تو ان پر زیادہ حق ہے ان کو گوشت مفت بھیجنا چاہئے تھا لیکن قیمتاً دیتے ہیں۔

قربانی کے گوشت کا ضیاع ناجائز ہے

اس سوال پر کہ حج کے موقع پر جو قربانیاں کی جاتی ہیں سنا ہے ان کا گوشت ضائع ہو جاتا ہے حضرت صاحب نے فرمایا پہلے تو ضائع نہیں ہوتا تھا وہاں کے بدو لوگ سارا سال حج کا انتظار کرتے تھے اور ساری قربانیاں منٹوں میں غائب ہو جاتی تھیں۔ (-) خانہ کعبہ کے ساتھ خدا نے لوگوں کے رزق کے سامان مہیا فرما دیئے ہیں ان میں سے ایک قربانی بھی ہے۔ جب لوگ وہاں قربانی کرتے ہیں تو ناواقف پہلے یہ سمجھتے ہیں کہ قربانی کے گوشت کا کیا بنے گا گل سڑ جائے گا برا حال ہو گا لیکن عملاً ہوتا یہ ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے بدو جھپٹے گا اور آنکھ جھپکنے میں قربانی اٹھا کر لے جائے گا اور پھر وہ اس کے ٹکڑے کر کے خشک کرتا ہے اور یہ ایک خاص آرٹ ہے نمک لگا کر گوشت کو سکھانے کا اور پھر وہ اپنے خیموں میں قربانی کا گوشت لٹکا دیتا ہے اور سارا سال اس کا گوشت کھاتا ہے۔ اور اس طرح قربانی کا گوشت ضائع نہیں ہوتا۔ وہاں کی آب و ہوا بھی خدا نے ایسی بنائی ہے ورنہ ہمارے ملک میں کعبہ ہوتا تو سارا گوشت سڑ جانا تھا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ بعض Odd Cases ہوں جہاں لوگوں نے پرواہ نہ کی ہو اور سائل کا انتظار نہ کیا ہو کہ کون مصیبت اٹھائے تو ہو سکتا ہے انہوں نے قربانی کے گوشت کو دفنا دیا ہو لیکن یہ کامن پریکٹس نہیں ہے۔ قربانی کے گوشت کو ضائع کرنا خلاف اسلام ہے

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر قمر سلیمان احمد

قسط دوم - آخر

ایک پیارے خزانے کی تلاش

بہت سی دنیائیں ہماری دنیا میں مختلف سطحوں پر بہت سے ایسی دنیائیں موجود ہیں جن کا ہمیں پوری طرح علم نہیں ہے حالانکہ وہ ہمارے گرد ہی ہیں۔ مثلاً روزمرہ تجربہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ہم کسی نیم تاریک کمرے میں بیٹھے ہوں جس کے ایک کونے سے روشنی کی شعاع اندر آرہی ہو تو ہمیں اس شعاع میں مٹی وغیرہ کے بے شمار ذرات تیرتے نظر آتے ہیں۔ یہ وہ ذرات ہیں جو ہمارے ارد گرد موجود رہنے کے باوجود عموماً ہمیں نظر نہیں آتے۔

مخفی کائنات اگر ہم اپنے ماحول کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں تو ہمیں بتایا جائے گا کہ ہوا کے ہر مربع انچ میں بے شمار جراثیم وائرس، بیج اور سپورز (Spores) تیرتے رہتے ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے اور اگر ہم مزید باریک بین ہو جائیں تو ہوا میں موجود نائیٹروجن، آکسیجن اور پانی کے بخارات وغیرہ کے اربوں ارب مالیکیول ہمیں دکھائی دینا شروع ہو جائیں گے اور یہ ذرات اتنی کثرت سے ہیں کہ اگر ہم انہیں دیکھنے کے قابل ہو جائیں تو جو دنیا اس وقت ہمیں نظر آرہی ہے ہماری نظروں کے سامنے ان ذرات کے حائل ہونے کی وجہ سے اوجھل ہو جائے گی یعنی ہماری نظر کے محدود ہونے سے ہی موجودہ دنیا کی خوبصورتی ہم پر ظاہر ہوئی ہے۔ اگر جراثیم وغیرہ نظر آنے لگیں تو جس کثرت کے ساتھ وہ بظاہر شفاف ہوا کے ہر سانس کے ساتھ ہمارے جسم میں جاتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر سانس لینا دوبھر ہو جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اس بارے میں ایک مثال میں فرمایا تھا کہ ایک کوکاکولا کی بھری ہوئی بوتل میں بظاہر کوئی گنجائش نہیں ہوتی لیکن اسی بوتل میں سے بہت سی شعائیں ریڈی ایشن اور ذرات وغیرہ ہمہ وقت گزر رہے ہوتے ہیں۔ سائنسدان کائنات میں موجود باریک ترین ذرات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں نئی نئی تحقیقات میں نئے نئے ذرات دریافت کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ کہیں ختم ہوتا نظر نہیں آتا اور جیسے جیسے انسانی دماغ کی مدد کرنے والے آلات مثلاً کمپیوٹرز اور خوردبین وغیرہ بہتر ہوتے جارہے ہیں نئی نئی دنیاؤں کی دریافت ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور ایک طرف کائنات کی وسعتیں بڑھتی چلی جارہی ہیں وہاں یہ لطیف سے لطیف تر دنیا دریافت ہوتی چلی آرہی ہے۔

کہیں خلا نہیں ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتاب آئینہ کمالات (-) میں فرمایا ہے کہ کائنات کے اجرام سماوی کے درمیان بظاہر جو خلاء نظر آتا ہے وہ کوئی خالی جگہ نہیں بلکہ اس کائنات کے چپے چپے پر فرشتے موجود ہیں۔ دراصل یہ کائنات کے اس رخ کا نقشہ ہے جو اتنا لطیف ہے کہ ہم اس مادی جسم سے اس کا ادراک نہیں کرسکتے۔ حالانکہ یہ دنیا ہمارے ارد گرد ہی موجود ہے مگر کائنات کے باریک ترین ذرات تسلسل سے باریک سے باریک تر ہوتے ہوتے مادی کیفیت اور کمیت سے لطیف تر ہو جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ نے آئینہ کمالات (-) میں اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ بالآخر ان ذرات کے عقب میں فرشتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور چونکہ یہ ایک لطیف تر دنیا ہے اس لئے اس کا ادراک روح ہی کرسکتی ہے جسم نہیں۔

کلام الٰہی میں انسان کی پیدائش کے ذکر میں فرمایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے تخلیق آدم کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں نے سوال اٹھایا کہ وہ زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس اعتراض کو رد فرمادیا اور ایک اور جگہ پر مقصد پیدائش انسانی یوں بیان فرمایا کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

آج کل زمین پر بسنے والا انسان بظاہر وہی راستہ اختیار کئے ہوئے ہے جس کی نشاندہی فرشتوں نے کی تھی اور خدائے واحد کی عبادت سے عموماً پہلو تہی اختیار کی جارہی ہے۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس دنیا میں انسان کی مثال اس لڑکی کی طرح دی ہے جو ماں باپ کے گھر رہتی ہو اور دوسری دنیا کی مثال اس شادی شدہ خاتون کی دی ہے جو اپنے خاوند کے گھر ہو جہاں دراصل عورتوں کے جوہر کھلتے ہیں۔

خدا کا علم کامل ہے چنانچہ جب فرشتوں نے زمین پر آدم کے وجود پر سوال اٹھایا تو چونکہ انکا علم کامل نہیں تھا اور زمین پر زندگی کی بقاء کے قوانین کے مطابق بقائے نوعی کے لئے ہر دوسری چیز قربان کردی جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے ان کا سوال کچھ ایسا غلط نہیں تھا مگر خدا تعالیٰ اپنے کامل علم کی وجہ سے جانتا تھا کہ انسانی روح کی پیدائش کا اصل مقصد کائنات میں صرف کرہ ارض پر گزاری جانے والی مادی زندگی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس سے وسیع تر زمان و مکان پر حاوی ہے۔ اور کرہ ارض پر انسانی زندگی کی کیفیت اس لاروا سے ملتی جلتی ہے جو درخت کے محدود ماحول میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد پیوپا Pupa کی برزخ سے گزر کر خوشنما تتلی کی شکل اختیار کرلیتا ہے اس لئے اس نے یہ اعتراض رد فرمادیا۔

انسان جیسی ذہین مخلوق کی تخلیق خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کا ایک تقاضا ہے کمپیوٹرز کے ماہرین ایک ایسے کمپیوٹر کی ایجاد کی کوشش میں ہیں جو سوچ بچار کی قدرت رکھتا ہو۔ اس پر بے شمار تجربات ہو رہے ہیں۔ اس قسم کی ذہانت کو Artificial Intelligance یا مصنوعی ذہانت (A.I) کہتے ہیں اور اگر انسان کی جودت طبع اس بات کی متقاضی ہے کہ ذہانت رکھنے والی کوئی مشین ایجاد کی جائے تو خدا سے جو عقل کا اور کائنات کا خالق و مالک ہے یہ بات بعید نظر آتی ہے کہ وہ اپنی مخلوقات کو اس عظیم الشان خاصیت سے محروم رکھ کر نامکمل چھوڑ دیتا اور ادنیٰ جانوروں تک ہی زندگی کی تخلیق ٹھہر جاتی۔

پوشیدہ خزانہ چنانچہ سوچ بچار اور قوت فیصلہ رکھنے والی اس مخلوق کی تخلیق میں وہی مقصد پنہاں ہے جس کا ذکر اس ارشاد میں مضمر ہے کہ "میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا اور میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں چنانچہ میں نے آدم کو پیدا کیا۔" اور شاید اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ "خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا مقصد پیدائش صرف اسی دنیا تک محدود نہیں بلکہ اس کا آغاز اس دنیا میں ہوتا ہے اور جو لوگ کسی نہ کسی حد تک خود کو یہیں عبادت سے ہم آہنگ کرلیتے ہیں وہ اگلی منزل میں بآسانی فطرت کے مطابق ڈھل جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ یہاں عبادت سے ہم آہنگ نہیں ہو پاتے انہیں اگلی منزل میں ایک سخت تربیت گاہ سے گزر کر بالآخر اس مقصد کے مطابق کردیا جاتا ہے۔

اس بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ جب ان کے چمڑے گل جائیں گے تو انہیں نیا چمڑا عطا کردیا جائے گا۔ بعض کیڑوں کے نشوونما میں بھی اس کی مثال ملتی ہے ان میں جب جسم بڑھتا ہے تو چونکہ اوپر کی کھال سخت ہونے کی وجہ سے نشوونما نہیں کرسکتی لہٰذا وہ ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے اور نیچے سے نئی کھال پیدا ہوتی ہے اور یہ عمل بار بار دہرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ کیڑے اپنی پوری قد و قامت کو پہنچ جاتے ہیں اس عمل کو Moulting کہتے ہیں۔

روح کی ترقی کے مراحل روح بھی شاید اسی طرح اس تربیت گاہ میں ایک سطح سے دوسری سطح کی طرف ترقی کرے اور ہر ترقی پر اسے نئے اجسام عطا ہوتے رہیں حتیٰ کہ وہ عبادت کے مقصد سے ہم آہنگ ہو جائے اور پھر انسان کے لئے اسی جہاں میں عالمین کے رب کی تخلیق کردہ ایسی پوشیدہ دنیائیں لامتناہی سلسلہ کی صورت میں Exploration کے لئے موجود ہیں جنہیں اس کی روح مسلسل Explore کرتی چلی جاتی ہے۔ انسانی روح لامحدود ترقیات کی استعداد رکھتی ہے۔ جس کے لئے اس کرہ ارض پر محدود انسانی جسم اور محدود عمران ترقیات کی متحمل ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اگلی منزل میں انسانی روح زمان و مکان (Space and time) پر حاوی ہو جاتی ہے اور اس کی مثال بعض ایسے لوگوں کے تجربات سے واضح ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی روح کو اتنا صیقل کرلیتے ہیں کہ وہ کبھی کبھی اس پوشیدہ دنیا کو کشفاً یہیں بیٹھے بیٹھے دیکھ لیتے ہیں اور ان تجربات میں وہ کبھی ماضی کی طرف سفر کرتے ہیں اور کبھی مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں۔ ان کشوف میں سب سے اعلیٰ مرتبے کا کشف وہ تھا جسے کشوف کی معراج کہا جاسکتا ہے لیکن ہر انسان کو یہ مرتبہ نصیب نہیں ہوتا اور وہ صرف اسی دروازے سے گزر کر ان دنیاؤں میں داخل ہوتا ہے جسے موت کہتے ہیں۔ اور انسان کو ان دنیاؤں کی تیاری کے لئے اس دنیا میں شعور کے ساتھ جو اختیار دیا گیا ہے وہ صرف اسی کرہ ارض تک محدود ہے جونہی وہ موت کے دروازہ سے کائنات کی وسیع تر پنہائیوں میں داخل ہوتا ہے اس کا اختیار ختم کردیا جاتا ہے اور خالق پھر اپنی اس باشعور مخلوق کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتا ہے۔

نعیم احمد باجوہ

خیال - ایک طاقت اور صداقت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے پناہ طاقتوں اور استعدادوں سے نوازا ہے۔ بہت ساری قوتیں اور طاقتیں ایسی ہیں جن کا استعمال وہ درست بھی کرسکتا ہے۔ لیکن تھوڑی سی غفلت انہی طاقتوں کو غلط طور پر استعمال کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔

انسانی دماغ میں سوچنے کی عادت ہے۔ انسان سوچ اور خیالات کے ذریعہ بڑے سے بڑا کام کرتا ہے۔ بلکہ ہر کام خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ابتدائی طور پر انسان کو صرف ایک خیال ہی آتا ہے اس پر مزید غور کرتے ہوئے وہ خیال پختہ صورت اختیار کرلیتا ہے اور اس کا نتیجہ نیکی یا برائی کی صورت میں نکلتا ہے۔

ایک ایسا شخص جو برائی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے خیالات کو پاک و صاف کرے۔ کیونکہ اگر کسی کے خیالات صاف نہ ہوں تو ممکن نہیں کہ وہ نیکی پر قائم رہتے ہوئے اعلیٰ مقام کو حاصل کر سکے۔ خیالات کو پاکیزہ رکھنا بہت ضروری ہے۔ لیکن اس سے مراد یہ نہیں ہو سکتی کہ برے خیالات وارد ہی نہ ہوں خیالات کو روکا نہیں جا سکتا۔ لیکن برے خیالات سے چھٹکارا ضرور حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے برے خیالات کو دور کرنے کے طریق بیان فرمائے ہیں۔

1۔ ناپاک خیال آئے تو اسے دل میں پھیلایا نہ جائے۔

2۔ جتنی جلدی ممکن ہو اس خیال کو دل سے نکالا جائے۔

3۔ کسی اور کام میں مشغول ہو جاؤ۔

4۔ کسی سے دیرینہ قضیہ ہو تو اسے دور کرنے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

قابل غور

(اخبارات ورسائل کے دلچسپ اور قابل غور اقتباسات)

نفاذ اسلام کے مخالفین

جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ سینیٹر مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ اس وقت دنیا کے ایک سو چالیس کروڑ مسلمانوں پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ کشمیر میں بھارتی افواج مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھا رہی ہیں اس کا مقابلہ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مولانا نیازی نے کہا جو وزراء' اراکین اسمبلی اور اراکین حکومت اسلامی قوانین اور نفاذ شریعت کی مخالفت کریں گے ان کے نکاح فسخ ہو جائیں گے۔ علماء ان کے یا انکے بچوں کے نکاح پڑھائیں گے اور نہ جنازے بلکہ انہیں مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی نے کہا جو لوگ اسلامی قوانین اور نفاذ شریعت پر عمل نہیں کرتے وہ کافر اور فاسق وفاجر ہیں جیسا کہ حضرت محدث علی پوری سید جماعت علی شاہؒ نے تحریک پاکستان کے دوران فتویٰ دیا تھا کہ جو مسلمان پاکستان کے حق میں ووٹ نہیں دے گا اس کا جنازہ پڑھایا جائے گا اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کیا جائے گا۔

کونسل نے اپنے فیصلوں میں اس بات پر شدید احتجاج کیا ہے کہ خدمت کمیٹیوں کے نام پر جو ادارے قائم کئے گئے ہیں ان کی تجویز اہلسنت کونسل نے پیش کی تھی اور خدمت کمیٹیوں کا اولین کام نفاذ شریعت کے کام کا جائزہ لینا تھا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 14 اپریل 98ء)

روح مقدس کا سال

○ عیسائیوں میں روحانیت کی تحریک کو فروغ حاصل ہو رہا ہے جدید دنیا کے 46 کروڑ عیسائی روح مقدس کی تلاش میں سرگرداں ہیں اس سلسلے میں اگلے ہفتے نیویارک میں خدا' حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم پر بین الاقوامی کانفرنس بھی ہو رہی ہے امریکی جریدے "نیوزویک" کی ایک خصوصی رپورٹ کے مطابق یورپ اور دنیا بھر میں "روح مقدس" کو تلاش کرنے کی تحریک شروع ہو چکی ہے روح مقدس کے پیروکار معجزوں اور خدا سے ذاتی ملاقات کو بڑی اہمیت دیتے ہیں نیوز ویک کے ایک حالیہ سروے میں 47 فیصد عیسائیوں کا کہنا تھا کہ انہوں نے ذاتی طور پر روح مقدس کو محسوس کیا ہے اور اس کا عملی مشاہدہ کیا ہے یورپ میں روحانی احیاء کی اس نئی تحریک سے چرچ کے امن اور اتحاد کو سخت خطرہ لاحق ہو چکا ہے پوپ جان پال دوم "روح مقدس" کو مرکزی نقطہ تصور کرنے والے لوگوں سے سخت پریشان ہیں عیسائیوں کے نئے روحانی فرقوں نے بھی پوپ کے مسائل میں اضافہ کر دیا ہے۔ پوپ نے عیسائیت کے اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے اس سال یعنی 1998ء کو روح مقدس کا سال قرار دیا ہے۔ عیسائی عقائد اور مذہبی تعلیمات میں حضرت عیسیٰ روح مقدس اور جنابہ مریم کو ایک اکائی میں دیکھے جانے کا رواج ہے۔ جریدے نے لکھا ہے کہ آئندہ برسوں میں دعا کے فلسفہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہوگی لوگوں کا دعاؤں اور معجزات کی طرف رجحان بڑھ جائے گا۔

(روزنامہ جنگ لاہور 14 اپریل 98ء)

○○○

صوبہ سرحد میں عیسائیت

○ پاکستان میں مقیم افغان مہاجرین نے عیسائی مذہب اختیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور صرف صوبہ سرحد میں ایک اندازے کے مطابق 50 ہزار کے قریب افغان باشندوں نے عیسائیت اختیار کرلی ہے۔

ذرائع کے مطابق کیمونسٹ افغانی بائبل پشتو اور فارسی زبانوں میں ترجمہ کرا کر افغان کیمپوں میں مفت تقسیم کروا رہے ہیں۔ امریکی اور یورپی عیسائی ادارے کیمپوں میں اشیاء اور رقوم فراہم کرتے ہیں اور عیسائیت کو قبول کرنے کا درس بھی دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ کئی عیسائی ادارے پاکستان میں بائبل کارسپانڈنس کی کتب مفت فراہم کرتے ہیں جس سے کئی ایک پاکستانیوں کے بھی ایمان ڈول گئے ہیں۔

ادھر طالبان حکومت نے شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کیا ہے جس میں علماء کرام پر مشتمل ایک وفد تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ وفد تمام امور کی تحقیق کرکے رپورٹ پیش کرے گا۔

(روزنامہ خبریں لاہور 3 اپریل 1998ء)

○○○

گدھے کا تنازعہ

○ شمالی افغانستان کے علاقہ پل خمری میں گدھا مسجد میں داخل ہونے کے تنازعہ پر دو قبائل میں لڑائی کی وجہ سے 51 افراد ہلاک ہو گئے۔ تفصیلات کیمطابق پل خمری کے ایک گاؤں گیلانی میں ایک گدھا مسجد میں داخل ہو گیا جس پر ایک شخص نے برسٹ مار کر گدھے کو ہلاک کر دیا۔ جس پر گدھے کے مالک نے کلاشنکوف سے فائر کرکے مسجد میں موجود 13- افراد کو بھون ڈالا۔ جس کے جواب میں گاؤں کے لوگوں نے گدھے کے مالک کے گاؤں پر راکٹ لانچروں' میزائلوں اور توپوں سے حملہ کرکے 51- افراد جن میں 38 خواتین بھی شامل ہیں مار ڈالے۔ دو دن بعد مقامی ملیشیا کی مداخلت کی وجہ سے لڑائی کا یہ سلسلہ اب بند ہو گیا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 31 مارچ 1998ء)

○○○

سیاسی احتجاج

○ قاضی جاوید نے اپنے کالم خیالات زیر عنوان "لبرل اسلام' ڈاکٹر جاوید اقبال اور مصور میں ڈاکٹر جاوید اقبال کے انٹرویو پر اظہار خیال کرتے ہوئے اس انٹرویو کے کچھ ترجمے بھی پیش کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

پاکستان کا قیام فرقہ پرستی اور علاقہ پرستی کے حوالے سے نفرت کا درس دینے والوں کے لئے شکست کے مترادف تھا۔ ابتدا میں یہاں ایسا طریقہ دریافت کرنے کی کوشش ہوئی جو اسلام سے جدا نہ ہو مگر ساتھ ہی ساتھ انسان دوست بھی ہو" مگر ہوا یہ کہ قائداعظمؒ کی آنکھیں بند ہوتے ہی ملا صاحبان کے ساتھ سمجھوتہ بازیاں شروع ہو گئیں اور قرارداد مقاصد اس کی پہلی صورت تھی۔ یوں غلط راہ کی طرف ہمارے قدم اٹھنے لگے اس کے بعد احمدیوں کے خلاف تحریک شروع ہوئی۔ یہ اصل میں سیاسی احتجاج تھا جس کا مقصد خواجہ ناظم الدین کو اقتدار سے محروم کرنا تھا۔ یہ احتجاج سیاسی مقاصد کے لئے مذہبی جذبات کو استعمال کرنے کی پہلی مثال تھا۔"

(روزنامہ پاکستان لاہور 14 اپریل 1998ء)

○○○

الزامات کی تردید

○ اسلام آباد سے نمائندہ جنگ کے مطابق حکومت نے قومی اسمبلی کو بتایا ہے کہ کوئی قادیانی افسر ملک دشمنی میں ملوث نہیں ہے۔ جاوید ابراہیم پراچہ نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس میں کہا تھا کہ قادیانی سرکاری افسر ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مرزا ناصر احمد ڈش انٹینا کے ذریعے پاکستان کے خلاف مہم چلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گریڈ 20 تا 22 تک قادیانی افسروں کی فہرست فراہم کی جائے۔ تحریک کا جواب دیتے ہوئے پارلیمانی سیکرٹری داخلہ کامل عمر نے کہا کہ قادیانیوں کو پہلے ہی غیر مسلم قرار دیدیا گیا ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر میاں یاسین وٹو نے کہا کہ حکومت اقلیت کی حیثیت سے قادیانیوں کے حقوق کا مکمل تحفظ کرے گی۔ مولانا نور محمد کے سوال پر پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ انٹیلی جنس ایجنسیوں نے تحقیقات کی ہے جس سے پتہ چلا ہے کہ حالیہ بحران میں قادیانیوں کی طرف سے 30 کروڑ روپے خرچ کی خبر درست نہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور 26 فروری 98ء)

○○○

پنجاب میں گرینڈ آپریشن کا فیصلہ

○ ایک حساس ادارے نے حکومت پنجاب کو 102 دہشت گردوں کی فہرست فراہم کی ہے جنہیں دس محرم سے پہلے گرفتار کرنے کا کہا گیا ہے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق خفیہ ایجنسی کی طرف سے 102 دہشت گردوں کی فہرست میں 59 کا تعلق سنی فرقے سے جبکہ 43 شیعہ فرقے سے تعلق رکھنے والے انتہاپسند ہیں۔ ان دہشت گردوں میں 83 مفرور اشتہاری ملزم بھی شامل ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ان میں سے 22 دہشت گرد اس وقت لاہور میں موجود ہیں۔ 13 جھنگ میں' 11 سرگودھا میں 10 ملتان اور 10 رحیم یار خان 8 گوجرانوالہ اور 7 فیصل آباد میں ہیں اور کئی دہشت گرد صوبے کے مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ صوبے میں دہشت گردوں کے خلاف بڑا آپریشن کرکے ان کا نیٹ ورک توڑا جائے گا۔ (روزنامہ دن لاہور 30 مارچ 1998ء)

خدا کا خطاب نہ سنا جا سکا

○ گارلینڈ (امریکہ) چینل 18 پر خدا کے براہ راست خطاب سنے جانے کی تائیوانی فرقے کی وہ ہرزہ سرائی غلط ثابت ہو گئی جس میں فرقے کے سربراہ نے دعویٰ کیا تھا کہ منگل اور بدھ کی درمیانی رات گرین وچ ٹائم کے مطابق 6 بج کر ایک منٹ پر براہ راست خدا کا خطاب سنا جا سکے گا لیکن فرقے کے سربراہ نے اپنی ہرزہ سرائی غلط ثابت ہونے پر کہا ہے کہ لوگ ہمیں جھوٹا کہنے کی بجائے تھوڑی دیر مزید انتظار کریں اور دیکھیں کہ حالات کس کروٹ بیٹھتے ہیں۔ 47 سالہ ۃ چین ہون۔ سنگ نے ہرزہ سرائی کی تھی کہ منگل کو نصف شب کے قریب اللہ تعالیٰ چینل 18 پر براہ راست خطاب کریں گے۔ (نعوذ باللہ) تاہم شبیہ نہیں دیکھی جا سکے گی اور ٹی وی سکرین پر بجلیاں کوندتی نظر آئیں گی البتہ خدا کی آواز سنی جا سکے گی اپنی پیشگوئی غلط ثابت ہونے کے بعد ہون سنگ نے پریس کانفرنس کے دوران کہا ہے کہ اب 31 مارچ کو اللہ تعالیٰ کا ظہور ہوگا' سورج او جھل ہو جائے گا اور آئندہ برس ایشیا میں نیوکلیائی جنگ کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلے گی تاہم آسمان سے اڑن طشتریاں زمین پر آئیں گی اور خدائی حکم کے تحت پسندیدہ ہندوؤں کو امریکی ریاست انڈیانا پہنچا دیں گی جہاں وہ محفوظ ہوں گے گمراہ فرقے کے سربراہ اور 160- ارکان کا تعلق تائیوان سے ہے آجکل وہ سیاحتی ویزہ پر گارلینڈ (ٹیکساس) میں مقیم ہیں۔ ہون سنگ نے اپنے پیروکاروں کو کہا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو واپس تائیوان لوٹ جائیں تاہم میں سچائی کے کھوج پانے کے لئے یہیں مقیم رہوں گا۔ چین ہون سنگ نے مزید کہا کہ گارلینڈ کے انتخاب کی وجہ اس کا تلفظ ہے جو کہ گاڈ لینڈ سے ملتا ہے۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی کے مطابق ہون سنگ تائیوان کی یونیورسٹی میں سوشل سائنسز کا پروفیسر ہے اور اس نے عیسائیت' بودھ ازم اور بعض سائنسی فکشن کو ملا کر اپنا عقیدہ تخلیق کر رکھا ہے۔ اس نے اپنے عقیدے اصول و ضوابط کو 180 صفحات پر مشتمل ایک تحریری دستاویز کی شکل دے رکھی ہے۔ فرقے کے ارکان اپنے آپ کو سچے راستے پر چلنے والا کہتے ہیں۔ فرقے میں تائیوان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد شامل ہیں جن میں ماہر طبیعات' پروفیسرز اور پولیس کے اعلیٰ افسران بھی شامل ہیں (نوائے وقت 26 مارچ 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد

خوشبو اُڑی تو پھول فقط رنگ رہ گیا

حقیقی اور دائمی جمال

جمال کہتے ہیں حسن اور خوبصورتی کو۔ عام طور پر اس کا اطلاق ظاہری حسن پر کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس کا تعلق صرف ظاہر سے نہیں بلکہ باطن سے بھی ہے۔ لیکن باطنی حسن چونکہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس لئے اکثر نظروں سے اوجھل رہ جاتا ہے۔ لیکن جب اس پر نگاہ پڑتی ہے تو تب احساس ہوتا ہے کہ ظاہری حسن تو محض ملمع سازی تھی۔ اصل جمال تو وہ ہے جو انسان کی روح میں خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ اور یہی حقیقی اور دائمی حسن ہے جو ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ کبھی فنا نہیں ہوتا۔ جبکہ اس کے بالمقابل مادی حسن وقتی اور عارضی نوعیت کا ہوتا ہے اور بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔

ظاہری خوبروئی پر یقین رکھنے والے لوگ روح کے حسن سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی سوچ اپنی نگاہوں سے آگے نہیں جاتی۔ جو کچھ انہیں اپنے سامنے دکھائی دے رہا ہوتا ہے۔ اسی کو سب کچھ خیال کر لیتے ہیں اور اس کے باطن میں اترنے کی کوشش نہیں کرتے۔ چنانچہ اس طرح یہ لوگ حقیقی جمال کے حصول میں ناکام رہ جاتے ہیں۔

مادی حسن کے قائل لوگ ہمیشہ ظاہری خوبصورتی کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اسی کی جستجو میں رہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے لئے بھی اسی بات کو پسند کرتے ہیں اور دوسروں میں بھی اسی چیز کو تلاش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک جمال صرف یہ ہے کہ انسان شکل و صورت کا خوبصورت ہو۔ اس کو سوسائٹی میں دنیاوی لحاظ سے ایک مرتبہ حاصل ہو۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مالدار ہو۔ اس کا رہن سہن۔ کھانا پینا اور لباس وغیرہ قیمتی اور اعلیٰ پائے کا ہونا چاہئے۔ گویا حسن کی علامت ایسے لوگوں کے نزدیک صرف ظاہری شان و شوکت اور جاہ و حشمت ہے۔

چنانچہ ظاہر بین لوگوں کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ وہ دوسروں سے تعلق قائم کرتے ہوئے صرف ظاہری حالت کو دیکھتے ہیں اور لوگوں کے کردار پر نگاہ نہیں ڈالتے۔ جس کے نتیجہ میں ان کو بعض اوقات شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب یہ ان سے متاثر ہو کر ان کی طرف مائل ہوتے ہیں تو ظاہری طور پر خوبرو نظر آنے والوں میں بعض ایسے بھی نکلتے ہیں جن کی اندرونی حالت نہایت ہی بدنما ہوتی ہے۔ یہ اپنی ظاہری آن بان کے ذریعہ لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں اور اس طرح اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں اور جب اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اپنی اصل حالت سے خود ہی پردہ اٹھا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح ان کا عارضی حسن اپنے انجام کو پہنچتا ہے اور لوگوں کو ان کا حقیقی چہرہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ لیکن ایسے لوگوں سے نقصان صرف وہی اٹھاتے ہیں۔ جو ظاہری خوبصورتی کو ہی سب کچھ خیال کر لیتے ہیں۔

ظاہری حسن کے دلدادہ لوگ اس عارضی حسن سے اس قدر دل لگا چکے ہوتے ہیں کہ انہیں اس سے اپنے آپ کو جدا کرنا پہاڑ سے چھلانگ لگانے کے مترادف معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر ان میں سے باوجود حقیقت جان لینے کے پھر بھی اپنی اس سوچ سے رہائی نہیں پا سکتے۔ کیونکہ ظاہری جمال ایسے لوگوں کو بالکل دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اس کی چمک دمک ان پر اس قدر غلبہ پاتی ہے کہ اس سے ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ چنانچہ انہیں پھر اس کے علاوہ اور کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک نہ ایک دن جب اس عارضی حسن کی میعاد ختم ہو جاتی ہے اور اس کا جمال ماند پڑتا ہے تب ایسے لوگوں کو ہوش آتی ہے کہ یہ تو سب کچھ فنا ہونے والا ہے۔ ہم نے تو خواہ مخواہ اس سے دل لگا لیا تھا۔

چنانچہ جتنے بھی لوگ جمال کی حقیقت سے ناواقف ہیں ان سب کا انجام بالکل اسی طرح ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اس کی اصل حقیقت سے پوری طرح آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ جمال صرف نظر آنے والے حسن کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی اور قائم رہنے والی خوبصورتی وہ ہے جو انسان کے دل میں موجود ہوتی ہے اور اس کی روح کو دلکش بناتی ہے۔ جو ظاہری نگاہ سے تو بسا اوقات نظر نہیں آتی لیکن روحانی آنکھ اس کو فوراً مشاہدہ کر لیتی ہے۔ لیکن جو لوگ اس کو ظاہری آنکھ سے دیکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے اس کی ایک ظاہری علامت بھی ہے اور وہ ہے اس حسن کے ذریعہ پیدا ہونے والا کردار اور شخصیت۔

وہ لوگ جو دل کے خوبصورت ہوتے ہیں وہ ظاہری طور پر خواہ کتنے ہی بدصورت کیوں نہ ہوں۔ اپنی عمدہ سیرت کی وجہ سے سوسائٹی میں بہت ہی معزز سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا پاک نمونہ دوسروں پر اس قدر غالب آتا ہے کہ کسی کو ان کی ظاہری صورت پر توجہ دینے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ لوگ ان کی اچھی عادات کی وجہ سے فوراً ان کے گرویدہ ہونے لگتے ہیں۔ اور جب ان کے گھیرے میں شامل ہو جاتے ہیں تو پھر اس سے نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کی ایک یہ بھی خوبی ہوتی ہے کہ جو بھی ان سے ملتا ہے وہ انہیں کے رنگ میں رنگین ہوتا چلا جاتا ہے۔ خواہ اس کی ملاقات ان سے چند لمحوں ہی کی ہو۔

جن لوگوں کا اعتقاد ہے کہ جمال روح اور دل کی خوبصورتی کو کہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اپنی عادات اور اپنے اخلاق کو اچھا بنایا جائے۔ یہ اپنے گھر سے لے کر اس تمام ماحول میں جس میں یہ دن رات اٹھتے بیٹھتے ہیں اسی بات کا خیال رکھتے ہیں۔ کسی کو بھی تکلیف پہنچانا تو در کنار اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پھر اپنے علاوہ دوسروں میں بھی یہ اسی بات کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جب بھی کسی سے کوئی تعلق قائم کرتے ہیں تو ظاہری شکل و صورت یا شان و شوکت کو نہیں دیکھتے بلکہ سیرت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہیں کہ اس کا کردار کیسا ہے اس کے اخلاق کس قسم کے ہیں۔ کہیں وہ بری عادات تو نہیں اپنے اندر رکھتا۔ چنانچہ جب ان باتوں میں وہ اپنی پوری تسلی کر لیتے ہیں تو فوراً اس سے تعلق جوڑ لیتے ہیں اور صورت کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

باطنی حسن سے محبت رکھنے والے لوگ سیرت کی خوبصورتی اور اخلاق کے حسن پر یقین رکھتے ہیں۔ ظاہری خوبروئی اور درجہ ان کے نزدیک کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ چنانچہ اسی سوچ کی بناء پر یہ لوگ ایک کامیاب اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ زندگی گذارتے ہیں۔ کیونکہ انہیں کسی قسم کے نقصان کا احتمال نہیں ہوتا۔

خطرہ ہمیشہ اس کو ہوتا ہے۔ جس کی اپنی نیت میں کھوٹ ملا ہو۔ لیکن یہ لوگ چونکہ نیت اور ارادہ کے بالکل صاف ہوتے ہیں اس لئے ان پر کسی قسم کا بھی خوف نہیں ہوتا۔ یہ نہ تو خود کسی کو بے وقوف بناتے ہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا ان کو بے وقوف بنا سکتا ہے۔ کیونکہ ان کو سیدھی اور کھری بات کرنے اور سننے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ دوسروں سے وفاداری سے پیش آتے ہیں کبھی بھی بے وفائی نہیں کرتے نتیجتاً لوگ بھی ان سے وفا شعاری کا معاملہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی سیرت اپنے اندر دائمی حسن و جمال رکھتی ہے۔ ان کو جو حسن عطا ہوتا ہے اس کی خوبصورتی میں کبھی بھی ذرہ بھر بھی کمی نہیں آتی بلکہ ان کا جمال روز بروز پہلے سے زیادہ ترقی کرنے لگتا ہے۔

پس جمال صرف صورت کی خوبصورتی کا نام نہیں بلکہ حقیقی اور دائمی جمال یہ ہے کہ انسان کی سیرت اور اس کا کردار حسین اور دلکش ہونا چاہئے۔

جوابِ آں غزل

31- مارچ کو جناب ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کی نظم زینت الفضل بنی۔ جس میں بیت المھدی کے ضمن میں اس نالائق کا بھی ذکر تھا۔ جواباً چند اشعار پیش ہیں۔

شعر راجہ جی خوب کہتے ہیں
سن کے میرے تو اشک بہتے ہیں

ذکر میرا ہے لفظ اُن کے ہیں
مجھ کو زندہ شہید کہتے ہیں

کیا کہوں میں بجز جزاک اللہ
حسن ظنی اسی کو کہتے ہیں

کہاں یہ عاجز کہاں مقامِ شہید
زمیں پہ یہ۔ وہ فلک پہ رہتے ہیں

بات میری نہیں ہے سب کی ہے
عشق والے ہی چوٹ سہتے ہیں

محمد اسلم صابر

بقیہ صفحہ 4 پر

میں لگ جاؤ۔

5۔ گو موقع پر انسان برائی کے ارتکاب پر مجبور بھی ہو جائے لیکن اس موقع سے پہلے اور بعد میں اس بدی کے خیال کو اپنے دل میں نہیں آنے دینا چاہئے اور اس کو نکالتے رہنا چاہئے۔ اس سے اپنے نفس پر قابو پانے کی طاقت آجائے گی۔

پھر فرمایا۔

یہ مت سمجھو کہ خیال کوئی معمولی چیز ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی کام ہو رہے ہیں۔ خیال ہی کا نتیجہ ہیں...... اس طرح جس قدر کام انسان کرتا ہے ان کی ابتداء خیال سے ہی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ نہ کہو کہ خیال کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ خیال ایک حقیقت' ایک واقعہ اور ایک بہت بڑی صداقت ہے۔

(تقریر بر موقع جلسہ سالانہ 1919ء عرفان الٰہی انوار العلوم جلد 4 ص 307)

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

پس اس نکتہ کو خوب یاد رکھو۔ یہ اعمال کی اصلاح کے لئے بہت بڑا زینہ ہے یہ ٹھیک ہے کہ کسی برے خیال کا پیدا ہونا تمہارے اختیار میں نہیں لیکن اس کا نکالنا تمہارے اختیار میں ہے اس لئے فوراً نکال دیا کرو۔ (ایضاً)

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے اگر برے خیالات سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے اور انہیں دور کرنے کی کوشش میں انسان لگا رہے تو ان کی جگہ نئے خیالات یا پاکیزہ خیالات کو کس طرح داخل کیا جائے یا پاکیزہ خیالات کے لئے کیا طریق اختیار کئے جائیں۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایسی جگہوں سے یا ایسے دوستوں سے دور رہیں جو برا اثر ہم پر ڈالتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"وہ شخص جو بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر برا اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

اور ایسے لوگوں سے ملیں جو نیک طینت ہیں کلام الٰہی ہمیں حکم دیتا ہے کہ صحبت صالحین اختیار کرو اس سے پاکیزہ خیالات پاکیزہ ماحول کی وجہ سے پیدا ہوں گے۔

آج دنیا میں جس قدر فساد برپا ہے وہ برے خیالات کا نتیجہ ہے۔ پس ایک احمدی کو سب سے زیادہ پاکیزہ خیالات والا ہونا چاہئے تاکہ دوسروں پر نیک اثر ڈال سکے اور اپنے آپ کو بھی مقرب الٰہی بنا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پاکیزہ خیالات کا حامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور برے خیالات سے ہمیشہ بچائے رکھے۔

☆......☆......☆......☆

سال میں سب سے زیادہ رقم کمانے کا

ریکارڈ

○ امریکہ کے ٹینس کے کھلاڑی پیٹ سمپر اس نے 95ء کے سیزن میں 415066 امریکی ڈالر کما کر مردوں میں سب سے زیادہ رقم کمانے کا ریکارڈ قائم کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31601 میں مرزا غلام رسول ولد مرزا محمد دین قوم مغل پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/1 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-10-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر 13/1 برقبہ پونے پانچ مرلہ مالیتی۔/202250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4 سو روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا غلام رسول 13/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد طاہر 16/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر2 زاہد رسول پسر موصی۔

مسل نمبر 31602 میں جمال الدین انجم ولد غلام الدین قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت 1965ء ساکن 10/18 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-11-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان نمبر 10/18 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم غربی ربوہ مالیتی۔/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جمال الدین انجم 10/18 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 حبیب الرحمن وصیت نمبر 28210 گواہ شد نمبر2 زین العابدین وصیت نمبر 26047۔

مسل نمبر 31603 میں رضیہ بیگم زوجہ رحمت علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید نمبر 61 ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-12-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی پلاٹ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔150000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی 10 تولہ مالیتی۔/50000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ بیگم کوارٹر نمبر 61 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 احمد الدین وصیت نمبر 13192 گواہ شد نمبر2 رحمت علی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31604 میں امتہ القدوس فرزانہ بنت بشارت الرحمن قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/4 محلہ باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی لاکٹ سیٹ وزنی 2 تولہ مالیتی۔/10000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد زرعی زمین جو کہ بنجر ہے برقبہ 13 ایکڑ ایک کنال واقع بلاڑی شاہ کریم حیدر آباد۔/150000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد زرعی زمین واقع چک نمبر 88-ج-ب برقبہ 6 کنال مالیتی۔/150000 روپے۔ ترکہ والد کے وارث محترمہ دادی اماں صاحبہ والدہ صاحبہ محترمہ اور 4 بھائی اور 6 بہنیں ہیں۔ 4۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3440 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدوس فرزانہ 5/4 محلہ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحلیم خان وصیت نمبر 15447 گواہ شد نمبر2 قدرت اللہ برادر موصیہ۔

مسل نمبر 31605 میں عطیتہ الحلیم بنت بشارت الرحمن قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/4 محلہ باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین واقع بلاڑی شاہ کریم حیدر آباد برقبہ 13۔ ایکڑ ایک کنال مالیتی۔/150000 روپے۔ اور ترکہ والد محترم زرعی زمین واقع چک نمبر 88-ج-ب برقبہ 6 کنال مالیتی۔/150000 روپے۔ ترکہ کے وارث محترمہ دادی اماں صاحبہ محترمہ والدہ صاحبہ 4 بھائی 6 بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیتہ الحلیم 5/4 محلہ باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحلیم خان وصیت نمبر 15447 گواہ شد نمبر2 قدرت اللہ برادر موصیہ۔

مسل نمبر 31606 میں مبارکہ بشریٰ بنت بشارت الرحمن قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/4 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین واقع بلاڑی شاہ کریم حیدر آباد برقبہ 13۔ ایکڑ ایک کنال مالیتی۔/150000 روپے۔ اور ترکہ والد محترم زرعی زمین واقع چک نمبر 88-ج-ب 6 کنال مالیتی۔/150000 روپے۔ ترکہ کے وارث محترمہ دادی اماں صاحبہ محترمہ والدہ صاحبہ 4 بھائی 6 بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ بشریٰ 5/4 باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحلیم خان وصیت نمبر 15447 گواہ شد نمبر2 قدرت اللہ برادر موصیہ۔

شادی اور رخصتی کی ایک بابرکت تقریب

12۔ اپریل 1998ء بروز اتوار ربوہ ایڈیٹر ماہنامہ مصباح محترم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر قائد اصلاح و ارشاد انصار اللہ کی صاحبزادی محترمہ ڈاکٹر امتہ الحئی زاہدہ کے نکاح کا اعلان حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب نے 28۔ دسمبر 1997ء بیت مبارک میں کیا۔ یہ نکاح محترم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب ابن محترم چوہدری نصیر احمد صاحب صاحب صدر حلقہ گلشن راوی لاہور کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا

محترمہ ڈاکٹر امتہ الحئی زاہدہ، محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی سابق نائب ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ کی نواسی اور محترم مولوی محمد اشرف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی پوتی ہے جبکہ محترم ڈاکٹر نعیم احمد محترم چوہدری رحمت خان صاحب آف گجرات سابق امام بیت الفضل لندن کے پوتے اور محترم چوہدری فضل احمد صاحب سابق نائب ناظر تعلیم کے نواسے اور کیلگری ((کینیڈا) میں مقیم ہیں جو شادی کی غرض سے آج کل پاکستان آئے ہوئے ہیں۔

تقریب رخصتی میں مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تھے۔ تقریب میں ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ، وکلاء کرام تحریک جدید، دیگر بزرگان و مربیان سلسلہ نے ربوہ اور بیرون ربوہ سے سینکڑوں کی تعداد میں شمولیت فرمائی۔ مہمان خصوصی کی صدارت میں تقریب کا آغاز کلام الٰہی کی تلاوت سے ہوا جو محترم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ محترم منیر احمد صاحب جاوید نے منظوم کلام پیش کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی اجتماعی دعا کرائی۔

یہ تقریب مجلس انصار اللہ پاکستان کے خوبصورت وسیع لان میں منعقد ہوئی۔ اگلے روز "میری لینڈ" علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مشروبات سے احباب کی تواضع کی گئی۔ خداوند کریم اپنے فضل سے اس مبارک تقریب شادی کو تمام عزیز و اقارب کے لئے ہر طرف خیر و برکت کا موجب بنائے۔

مقابلہ مضمون نویسی

خدام الاحمدیہ کے تحت سہ ماہی سوم میں مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "تعلیم القرآن اور اس کی برکات" ہے۔ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15- جولائی 1998ء ہے۔ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ کثرت سے خدام کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔

(مہتمم تعلیم)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر اویس اکمل شاد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیٹی کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 24 اپریل۔ 1998ء
موسم : گرمی بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بی بی سی کے مطابق برطانیہ کے رفاہی اداروں او کسفین نے اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ برطانوی اسلحہ دنیا بھر میں دہشت گردی کا باعث بن گیا ہے۔ 1995ء سے اب تک 100 سے زائد ممالک کو پستول اور رائفلیں و مشین گنیں فروخت کی گئیں اور 90 فیصد ہلاکتیں انہی ہتھیاروں کے باعث ہوئیں۔

امریکی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور سعودی عرب کو کروڑوں کے میزائل دے گا۔

میکسیکو میں آتش فشاں سے لاوا اگلنا شروع ہو گیا ہے۔ لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔

یوگوسلاویہ نے البانوی مسلمانوں کو کچلنے کیلئے مزید فوج بھیج دی ہے۔

ایرانی صدر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ شیعہ سنی بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔ ایرانی آئین میں دونوں فرقے برابر ہیں۔

ہیٹی میں جہاز ڈوبنے سے 30- افراد ہلاک اور متعدد لاپتہ ہو گئے ہیں۔

کشمیر میں بھارتی فوج نے ایس ڈی او سمیت 8- افراد شہید کر دیئے ہیں۔

سری لنکا میں تامل باغیوں اور پولیس میں تازہ جھڑپوں کے دوران 7- پولیس والے ہلاک ہو گئے ہیں۔ باغی گولہ بارود لیکر فرار ہو گئے۔

عالمی بنک بھارت کو 39 ملین ڈالر کی امداد دے گا۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ کے ایک فل بنچ نے سرکاری محکموں کے سیکرٹریوں کو حکم دیا ہے کہ وہ وزراء اور ارکان اسمبلی کے غیر قانونی احکامات ماننے سے صاف انکار کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ آپ کو تبدیل کر دیا جائے۔ لیکن ڈٹ جائیں۔ ارکان اسمبلی کا کام قانونی سازی ہے لیکن وہ غیر قانونی کاموں، ترقیوں اور تبادلوں میں لگے ہوئے ہیں۔

امریکی ججوں اور ماہرین قانون نے پاکستان کی عدلیہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مقدمات کی بھرمار سے بچنے کے لئے امریکہ کی طرز پر ایک ادارہ قائم کرے جو فریقین میں ثالثی کرائے تاکہ لوگ عدالتوں سے رجوع ہی نہ کریں۔ اور عدلیہ بھی مزید جج اور فنڈز نہ مانگے۔ امریکہ میں یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔ یہ ادارہ ریٹائرڈ ججوں، وکلاء اور اہم شخصیات پر مشتمل ہونا چاہئے۔ اور اس کی اجازت سے مقدمے عدالتوں میں جائیں۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے بیلجیم کے ولی عہد شہزادہ فلپ سے ملاقات کی۔ اور باہمی دلچسپی کے معاملہ پر گفتگو کی۔

55 سال سے زائد عمر کے افراد روڈ یوز ایج بل 1998ء کے تحت کسی قسم کی ڈرائیونگ نہیں کر سکیں گے۔ صحت مندی کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے والوں کو عوامی مقامات پر گاڑی چلانے کی اجازت ہو گی۔ مسودہ قانون ہائیکورٹ کے روبرو پیش کر دیا گیا ہے۔ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر 2 سے 3 سال تک قید اور 5 سے 15 ہزار روپے جرمانہ ہو سکے گا۔ 16 برس سے کم عمر والے 80 سی سی سے زیادہ پاور کی وہیکل اور 18 سے کم عمر والے کار نہیں چلا سکیں گے۔ ہیوی ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے 5 سالہ تجربہ کے ساتھ عمر کی حد 23 سال مقرر کر دی گئی ہے۔

خدمت کمیٹیوں کے اراکین نے اپنی قانونی پوزیشن کی وضاحت طلب کی ہے اور کہا ہے کہ انہیں اختیارات تفویض نہ کئے گئے تو ان کمیٹیوں کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ تھانوں میں انکا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ نہ ہی نوٹیفیکیشن ملا ہے اور نہ ہی مقاصد اور طریقہ کار سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ہمارے الیکشن لڑنے پر پابندی ہے تو وزراء اور اراکین بھی عہدے چھوڑ دیں۔

وفاقی وزیر پانی و بجلی راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے دور میں نجی تھرمل پاور کمپنیوں کے ساتھ کئے گئے معاہدے واپڈا اور قومی معیشت کیلئے تباہ کن ہیں۔ بعض تھرمل کمپنیوں نے حکومت کو حلفی بیان لکھ کر دیا ہے کہ کس کو کتنا کمیشن دیا گیا اور کن بنکوں میں جمع کروایا گیا۔ اس کی تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں گی۔

قومی اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے پاکستان میں تعلیم کے فروغ اور ترقی کیلئے امداد بند کر دی ہے جبکہ متحدہ عرب امارات تعلیم کے فروغ کیلئے پاکستان کو 5 لاکھ ڈالر کی امداد دے گا۔

پاکستان عراق کو 4 ہزار ٹن چاول عطیہ دے گا۔

وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ ملک میں 20 ہزار مسجد سکول کھولے جائیں گے۔

بی اے بی ایس سی کے امتحانات میں 5 جعلی اور 6 نقل کرنے والے امیدوار پکڑے گئے ہیں۔ آئندہ پنجاب یونیورسٹی رول نمبر سلپوں پر امیدواروں کی تصویریں لگائے گی۔

جنوبی افریقہ نے سہ ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ پاکستان پر 9 وکٹوں سے فتح حاصل کر کے جیت لیا ہے۔ پاکستانی ٹیم 114 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ جنوبی افریقہ نے صرف ایک وکٹ کے نقصان پر ہدف پورا کر لیا۔

وفاقی وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ نجی شعبہ پرائمری سکول سے یونیورسٹی تک تعلیمی ادارے کھول سکتا۔

فرحت علی جیولرز اینڈ نذری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز — فون 213158

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے **ہومیو ڈاکٹر**
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر ایگزیمہ۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی 3 — فون 213207

اطلاع عام
ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے مؤکل شاہد مجید پسر چوہدری عبدالمجید وڑائچ سکنہ وڑائچ ٹاؤن ربوہ نے اراضی زیر کھیوٹ نمبر 295-294 کے رقبہ تعدادی 8 کنال 113 مرلے واقع موضع احمد نگر تحصیل چنیوٹ کا سودا بیع ہمراہ مسمی ظہور احمد ولد محمد اسحاق ذات راجپوت سکنہ ربوہ سے کیا ہے
اگر کسی شخص کو مؤکلان کے رقبہ متذکرہ خرید نے پر اعتراض یا کسی قسم کا کوئی استحقاق جتلائے تو وہ اندر دس یوم زیر دستخطی سے رابطہ کرے۔ بعد از گزرنے میعاد کسی کا کوئی اعتراض قابل قبول نہ ہو گا۔
مرزا محمد لطیف بیگ ایڈووکیٹ
چیمبر نمبر 3 تحصیل کمپاؤنڈ چنیوٹ

باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے باجوہ اسٹیٹ ایجنسی سے رابطہ کریں۔
باجوہ اسٹیٹ ایجنسی
یادگار روڈ نزد مرکز قومی بچت ربوہ — 211956

سنگ مرمر کے کتبے، کچن، سیڑھی، سلیپ اور ٹائل کے دیگر کاموں کیلئے مناسب ریٹ پر کام کیلئے ہمیشہ یاد رکھیں
رفیق ماربل ڈیزائنر نزد دفاتر انصار اللہ یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 ۔ گھر 212891

کریسنٹ گریمر اسکول
میں کلاس ششم کیلئے داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477

مارکیٹ برائے فروخت
میں اپنی مارکیٹ پلاٹ نمبر 1/1 دارالبرکات ربوہ فوری فروخت کرنا چاہتا ہوں جو کہ ساہیوال روڈ اور گھوڑ دوڑ گراؤنڈ کے کارنر پر واقع ہے سوئی گیس، بجلی اور پانی موجود ہے۔ رابطہ موقع پر کریں۔ رابطہ کیلئے
احمد خاں نسیم و شاہد محمود

محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ — فون رہائش 213133

117 ادویات کا خوبصورت بریف کیس خصوصی رعایت کے ساتھ	M/L محمود ہومیو سٹور کی سیل بند ادویات	10ML پوٹینسی کھلی	6X/200	1M	10M/CM
	10ML شواب طرز جرمنی گلاس شیشی 1300/-	شواب طرز کی جرمنی شیشی	8/-	9/-	10/-
	10ML پیکانہ " " 1200/-	پیکانہ " "	7/-	8/-	9/-
	10ML پیکانہ ورائٹی گلاس شیشی	عام پلاسٹک ڈراپر	6/-	7/-	8/-
	(سادہ بکس) 1000/-	10 گرام گولیاں	5/-	5/-	6/-

ہومیو پیتھک نسخہ جات 17/- • خالی خوبصورت بریف کیس 117 ادویات 540/- سپیشل، عام، سادہ بکس 480/- 240/-